

مارک اپ اور نان مارک اپ آمدنی کے باعث سال 2015ء میں شعبہ بینکاری کو حوصلہ افزا نفع ہوا، اور مذکورہ شعبے کی آمدنی کا تحریک جاری رہا۔ سرمایہ کاری کی بنیاد میں اضافے کو ادائیگیوں کے برقرار رہنے سے تقویت ملی، جس کی وجہ سے نظام کی ادائیگی قرض کی صلاحیت میں بھی مزید بہتری آئی۔ خطرے پر مبنی اور بلا خطر ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریوں میں بہتری دیکھنے میں آئی؛ شرح کفایت سرمایہ کم از کم انضباطی نشانے سے خاصا بلند رہا اور قرض گیری کی رقم کے استعمال کا تناسب بھی بازل سوم کی مجوزہ سطح سے بلند رہا۔ آئندہ برس حکومتی قرض کے عرصیت پوری ہونے پر پست یافت کے باعث شعبہ بینکاری کے دباؤ میں آنے کا امکان ہے۔ منافع اور میزانیے کے بڑھتے ہوئے خطرے کے باعث داخلی سرمائے کی ست پیداوار بھی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو متاثر کر سکتی ہے۔ تاہم فی الوقت شعبہ بینکاری میں دھچکے سہنے کی بھرپور استعداد موجود ہے۔

نفع آوری

کی 1.7 فیصد سے بڑھ کر 2.5 فیصد ہو گئی، اور ایکویٹی پر نفع کی شرح 2013ء کی 18.4 فیصد سے بڑھ کر 25.8 فیصد ہو گئی (شکل 3.1)۔

حال ہی میں 2015ء میں خالص مارک اپ کی زائد آمدنی کے باعث آمدنی کے اضافے میں نہ صرف حکومتی تمسکات، جس کی شرح سال بسال 21 فیصد ہو گئی، سے حاصل ہونیوالی سود کی آمدنی نے کردار ادا کیا، بلکہ امانتوں پر سود کے اخراجات میں سال بسال 13 فیصد بچت بھی اس کا عنصر بنی رہی¹⁰⁰۔ غیر سودی آمدنی میں 25 فیصد اضافہ جو کہ بنیادی طور پر بانڈز کی فروخت پر ہونے والے زائد منافع کے باعث ہوا، اس نے شعبہ بینکاری کی نفع آوری کو مزید بڑھا دیا۔

سرمایہ کاری پر بڑھتے ہوئے مارک اپ اور ڈیٹا ٹیس کی لاگت میں کمی نے خالص سودی آمدنی میں اضافہ کیا۔۔۔

گزشتہ 3 برسوں میں شعبہ بینکاری کی خالص سودی آمدنی میں اوسطاً سال بسال 14 فیصد کا اضافہ دیکھنے میں آیا، اس کی وجہ سرمایہ کاریوں پر مارک اپ آمدن میں اضافہ ہے، جس میں اوسطاً 15.9 فیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا (شکل 3.2)۔ ساتھ ہی قرضوں پر سودی آمدنی میں سال بسال بنیاد پر اوسطاً 1.8 فیصد کی کمی واقع ہوئی۔

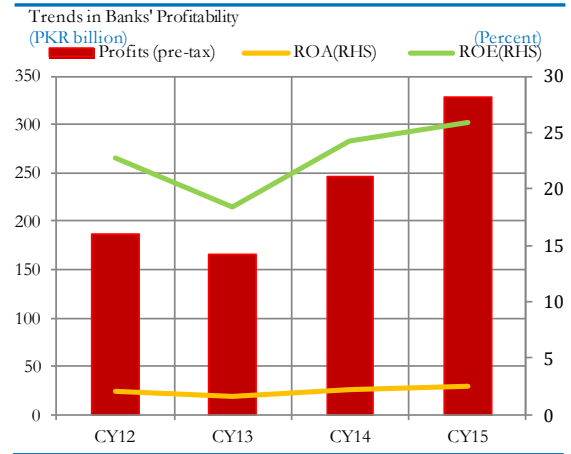
کابھی اثاثوں کے دو بنیادی ذرائع سے سودی آمدنی کا منقسم ہونا حیرت انگیز بات نہیں۔ 2014ء تا 2015ء تک پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 400 بی پی ایس کی کمی کراچی انٹرنیشنل آفر ریٹ سے منسلک کابھی اثاثوں کی آمدنی پر اثر انداز ہوئی۔ اس کے برخلاف زیادہ تر حکومتی تمسکات میں ہونیوالی سرمایہ کاری

بینکوں کی نفع آوری غیر متوقع خسارے سے دفاع کا اولین ذریعہ ہے، آمدنی کو برقرار رکھنا سرمائے کو نقصانات کے اثرات سے محفوظ رکھنے کا اہم ذریعہ ہے، جس سے بینکوں کی مالی دھچکے برداشت کرنے کی استعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔

نفع آوری کے تمام اظہاریے بہتری کا مظہر ہیں۔۔۔

آمدنی شعبہ بینکاری کی مالی صحت کے تعین کا اہم پیمانہ ہے، پاکستان میں گزشتہ 3 برسوں میں اس زمرے میں بہتری آئی۔ 2013ء کے مقابلے میں 2015ء میں اس عرصے کے دوران قبل از ٹیکس منافع دگنا ہو گیا، جو کہ 165 ارب روپے سے بڑھ کر 329 ارب روپے ہو گیا۔ اسی طرح نفع آوری کے تمام اظہاریوں میں مثبت پیش رفت نظر آئی۔ اثاثوں پر نفع کی شرح 2013ء

شکل 3.1: نفع آوری کے اظہاریوں میں بہتری آئی



Source: FSD, SBP

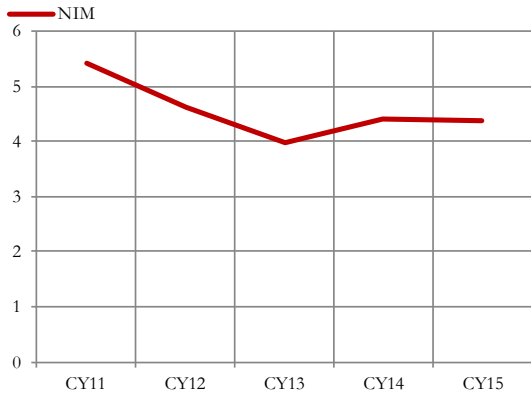
¹⁰⁰ پالیسی ریٹ میں 350 بی پی ایس کی کمی کے بعد ڈبلیو اے ڈی آر میں اس عرصے کے دوران 160 پوائنٹس کی کمی ہوئی۔

لیکن خالص سودی مارجن (این آئی ایم)¹⁰¹ میں بہت کم تخفیف ہوئی۔۔۔

خالص سودی آمدنی میں اضافے کے باوجود خالص سودی مارجن 2015ء میں 4.4 فیصد کی سطح پر برقرار رہا (شکل 3.3)۔ شرح سود میں کمی کے ساتھ ریپو قرض گیری کی لاگت میں اضافے سے خالص سودی آمدنی تنزلی کا شکار ہوئی۔ مزید یہ کہ کاسی اثاثوں میں زائد آمدنی مہیا کر نیوالے اثاثوں (جو کہ ایڈوانسز ہیں) کا حصہ سست روی کا مظہر رہا۔ نتیجتاً 2015ء میں این آئی ایم

شکل 3.3: خالص سودی مارجن مستحکم رہا

Net Interest Margin
(Percent)



Source: FSD, SBP

میں 4 فیصد کی نہ ہونے کے برابر کمی دیکھی گئی۔ حکومتی تمسکات کی عرصیت مکمل ہونے پر یافت میں گراؤ کے مد نظر خالص سودی مارجن کے آئندہ مہینوں میں دباؤ میں رہنے کا امکان ہے۔

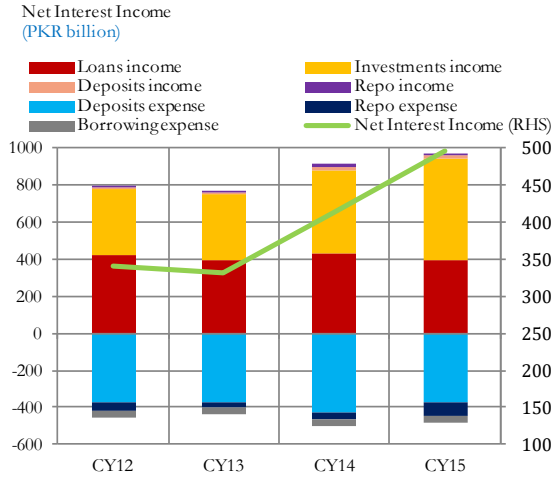
غیر فعال قرضے کے جزدان میں تبدیلی سے تمویں چارج میں اضافہ ہوا۔۔۔

2015ء میں نظام کے غیر فعال قرضوں میں نمو میں کمی آنے کے باوجود تمویں اخراج میں 2015ء کے دوران اوسطاً صرف 2.1 فیصد بڑھا ہے۔ سودی اخراجات 2015ء کے دوران درحقیقت کے دوران درحقیقت 3.8 فیصد کم ہوئے جس کا بنیادی سبب یہ تھا کہ امانتوں پر ادا کیے گئے سود پر 13.2 فیصد بچت ہوئی۔ 2014ء اور 2015ء کے دوران بحیثیت مجموعی امانتوں پر سودی لاگت اوسطاً صرف 0.15 فیصد بڑھی۔ جہاں تک قرض گیری کا تعلق ہے تو اسی مدت کے دوران لاگت (بنیادی طور پر ریپو پر) اوسطاً 34.7 فیصد بڑھی۔ 2015ء میں ریپو قرض گیری میں 137 فیصد کا نمایاں اضافہ بازار زر میں سیالیت کے تناؤ کے مسئلے کے حل کے باعث دیکھنے میں آیا۔

¹⁰¹ زائد اوسط این آئی آئی کے کاسی اثاثے این آئی ایم کے مساوی ہوتے ہیں۔

¹⁰² نی ایس ڈی کا مراسلہ 2011 کا نمبر 1

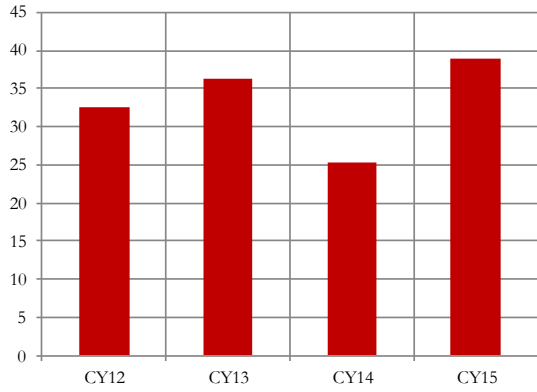
شکل 3.2: خالص سودی آمدنی میں اضافے کا رجحان جاری رہا



Source: FSD, SBP

شکل 3.4: غیر فعال قرضوں کی اقسام میں تبدیلی کے باعث تمویں اخراج میں اضافہ ہوا

Provision charge during the year
(PKR billion)



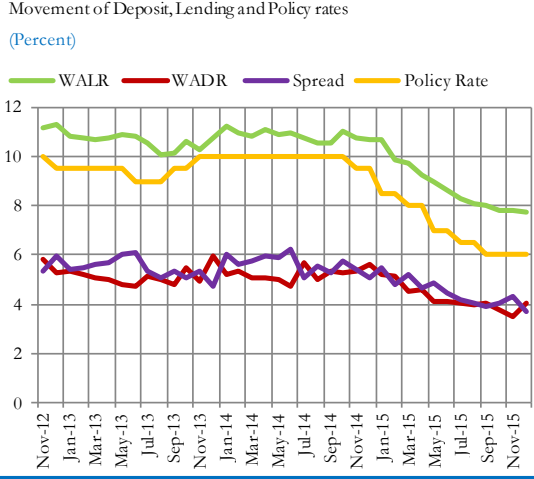
Source: FSD, SBP

میں اضافہ ہوا، نتیجتاً سودی آمدنی میں اضافہ ہوا۔ سرمایہ کاری سے ہونیوالی سودی آمدنی نے ایڈوانسز سے ہونیوالی سودی آمدنی میں کمی کو توازن بخشتا۔

خالص سودی آمدنی کا لاگتی جزو جو بیشتر امانتی اور قرضے کی لاگتوں پر مشتمل ہوتا ہے، گذشتہ تین برسوں کے دوران اوسطاً صرف 2.1 فیصد بڑھا ہے۔ سودی اخراجات 2015ء کے دوران درحقیقت کے دوران درحقیقت 3.8 فیصد کم ہوئے جس کا بنیادی سبب یہ تھا کہ امانتوں پر ادا کیے گئے سود پر 13.2 فیصد بچت ہوئی۔ 2014ء اور 2015ء کے دوران بحیثیت مجموعی امانتوں پر سودی لاگت اوسطاً صرف 0.15 فیصد بڑھی۔ جہاں تک قرض گیری کا تعلق ہے تو اسی مدت کے دوران لاگت (بنیادی طور پر ریپو پر) اوسطاً 34.7 فیصد بڑھی۔ 2015ء میں ریپو قرض گیری میں 137 فیصد کا نمایاں اضافہ بازار زر میں سیالیت کے تناؤ کے مسئلے کے حل کے باعث دیکھنے میں آیا۔

2015ء میں تسمکات کی فروخت سے ہونیوالے فائدے نے نان مارک اپ آمدنی میں اہم کردار ادا کیا۔ اس سے قبل حصص بیانیے پر ہونیوالا فائدہ اس قسم کی آمدنی میں بڑے حصے کا حامل ہوتا تھا، کیونکہ بینکوں کو سرمایہ بازاروں کو

شکل 3.7: تقاوت اور پالیسی ریٹ میں ہم آہنگی



Source: S&DWHHD, SBP

مثبت پیش رفت سے فائدہ ہوا (شکل 3.6)۔

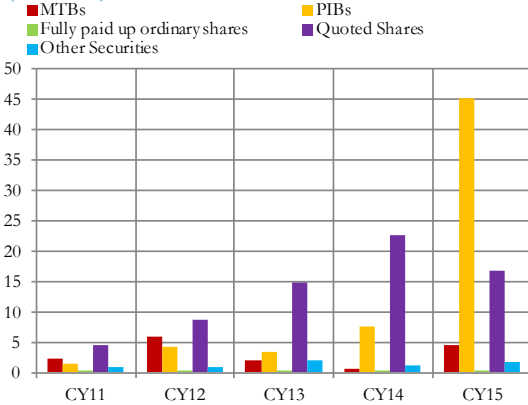
تاہم حالیہ برسوں میں طویل مدت کے حکومتی بانڈز، جن کی شرح سرمایہ کاری بلند تھی، تنزل پذیر شرح سود کی پیش بندی اور بعد ازاں توقعات کے مطابق اس کے تحریک نے بڑی حد تک اس جزو میں اپنا حصہ ڈالا۔ 2015ء میں شرح سود میں کمی سے بڑے مالیت اور بلند یافت کے بانڈز کی فروخت سے بینکوں کو

شکل 3.6: پی آئی بی نے منافع میں وسیع کردار ادا کیا

PIBs largely contributed towards gain

Gain on Sale of Securities

(PKR billion)



Source: FSD, SBP

اس زمرے میں واجب الادا رقم پر تموین چارج 100 فیصد ہے (شکل 3.4)۔

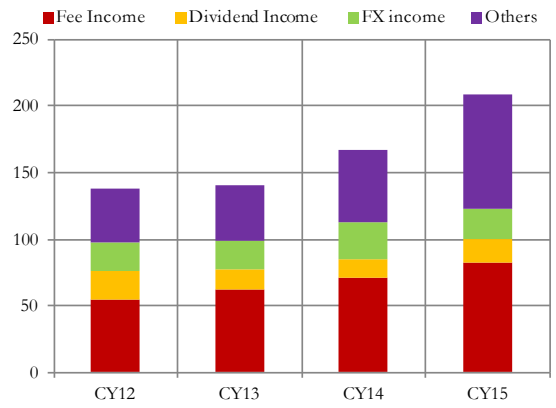
نان مارک اپ آمدنی نے نفع آوری میں بھرپور کردار ادا کیا

عام طور پر نان مارک اپ آمدنی بینکوں کے کاروبار میں فیس اور خزانے کی متحرک انتظام کاری کی مدد میں ہوتی ہے، جس کا نتیجہ سرمائے، ایف ایکس اور بانڈ بازار میں مالی فائدے کی صورت میں نکلتا ہے¹⁰³۔ 2015ء میں بنیادی آمدنی میں اضافے کے ساتھ بینکوں کی نان مارک اپ آمدنی میں بھی سال بسال کی بنیاد پر 24.7 فیصد اضافہ ہوا۔ بیمہ اور تجارت سے متعلقہ خدمات کی مد میں فیسوں کی اور دیگر آمدنی میں بہتری اور بانڈز کی فروخت سے ہونیوالے

شکل 3.5: نان مارک اپ آمدنی کا دارومدار زیادہ تر فیس و دیگر آمدنی پر رہا

Composition of Non Markup Income

(PKR billion)



Source: FSD, SBP

زائد فوائد کے باعث مذکورہ اضافہ ہوا تھا (شکل 3.6 اور 3.5)۔

2015ء میں فیس آمدنی جو غیر سودی آمدنی میں 40 فیصد بنتی ہے، 17.4 فیصد بڑھ گئی۔ منافع منقسمہ سے آمدنی اگرچہ غیر سودی آمدنی کا نسبتاً چھوٹا جز ہے، تاہم وہ 20 فیصد بڑھ چکی ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ بینکوں نے مستحکم کارپوریٹ اداروں میں اپنی دلچسپی برقرار رکھی ہے۔

پی آئی بی کی فروخت سے ہونے والا فائدہ دیگر نان مارک اپ آمدنی کا ایک اور اہم ذریعہ ہے۔۔۔

¹⁰³ براہ کرم آمدنی کا مرکب باس 3.1 میں ملاحظہ کیجیے۔

بڑے پیمانے پر مالی فائدہ ہوا۔

جدول 3.1

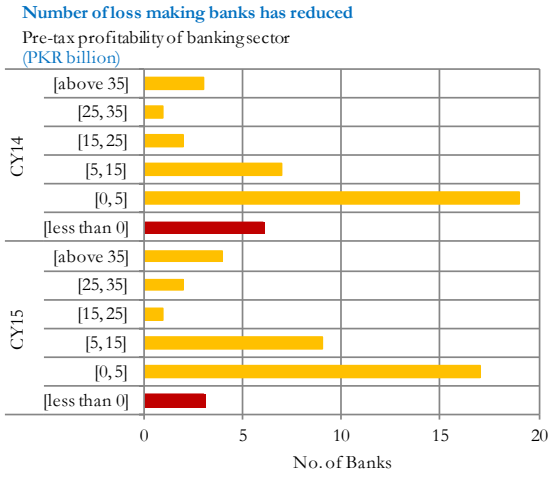
بینکوں کے حجم کے لحاظ سے آمدنی کا ارتکاز

فرق (فیصدی درجے)	2015ء	2014ء	بینک کا زمرہ
	آمدنی میں حصہ (قبل از ٹیکس) (فیصد)		
-6	72	78	چوتھائیہ 4 (بڑے)
1	19	18	چوتھائیہ 3 (اوسط)
4	8	4	چوتھائیہ 2 (چھوٹے)
1	1	0	چوتھائیہ 1 (بہت چھوٹے)

ماخذ: شعبہ مالی استحکام، اسٹیٹ بینک

آمدنی کے ارتکاز میں مزید کمی واقع ہوئی کیونکہ کل منافع میں بڑے بینکوں کا حصہ 2014ء کے مقابلے میں 2015ء میں 78 فیصد سے کم ہو کر 72 فیصد رہ گیا جبکہ درمیانے درجے کے بینکوں کا حصہ 2014ء کے 18 فیصد سے بڑھ کر 2015ء میں 19 فیصد ہو گیا، دوسری جانب نفع آوری کے زمرے میں چھوٹے بینکوں کا حصہ دگنے اضافے کے ساتھ 2014ء کے 4 سے بڑھ

شکل 3.8: خسارے میں جانے والے بینکوں کی تعداد میں کمی



Source: FSD, SBP

2015ء میں 8 فیصد ہو گیا۔ بہت چھوٹے بینک بھی 2015ء میں ایک فیصد حصہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے، حالانکہ 2014ء میں ان کا حصہ نہ ہونے کے برابر تھا (جدول 3.1)۔

گزشتہ تین برسوں میں بینکاری تفاوت میں خاطر خواہ کمی ہوئی۔۔۔

شرح سود میں تبدیلی خوردہ نرخوں پر بھی اثر انداز ہوئی، جیسا کہ تازہ قرضوں پر قرض پر بہ وزن اوسط شرح سود اور تازہ امانتوں پر بہ وزن شرح سود۔ یہ دونوں خوردہ ریٹس بڑی حد تک اسٹیٹ بینک کی پالیسی سے مطابقت رکھتے ہیں (شکل 3.7)۔

2013ء تا 2015ء پالیسی ریٹ کی 4 فیصدی درجے تنزلی کے برخلاف قرضوں پر بہ وزن اوسط شرح سود میں 3 فیصدی درجے کی تخفیف ہوئی جبکہ امانتوں پر بہ وزن شرح سود میں 1.96 فیصدی درجے کی کمی ہوئی، جس سے ان کی شرح بالترتیب 7.74 فیصد اور 4.04 فیصد ہو گئی۔ امانتوں پر بہ وزن اوسط شرح سود میں قدرے کم تنزلی قابل فہم ہے، کیونکہ اسٹیٹ بینک نے، جسے امانتیں رکھوانے والوں کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے، 2008ء سے کم از کم شرح بچت مقرر کی ہوئی ہے۔

نتیجتاً، 2015ء میں بینکوں کی جانب سے قرض گیری کی شرح میں فرق 100 بی پی اےس سے 3.69 پوائنٹس تک کم ہوا، جو کہ 2013ء میں 4.72 تھا۔ بینکوں کی شرح قرض گیری کا فرق کم ہونے کے باوجود سرمایہ کاری کا حجم بڑھنے سے ہونے والی یافت بینکوں کی نفع آوری کو تقویت دے رہی ہے، حالانکہ اس صورت میں اسے کمی کا شکار ہونا چاہیے تھا۔

آمدنی کے ارتکاز میں بھی کمی ہوئی۔۔۔

بینکوں کے اعداد و شمار سے ان کی نفع آوری کا انکشاف ہوتا ہے، 32 بینکوں نے منافع ظاہر کیا جبکہ خسارے کا سامنا کرنے والے بینکوں کی تعداد 2014ء کے مقابلے میں 2015ء میں 6 سے کم ہو کر 3 رہ گئی (شکل 3.8)۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت

کردار بازار کے بہ وزن خطرہ اثاثوں کا تھا۔ 2015ء میں لیوراج تناسب¹⁰⁴ تھوڑی کمی کے بعد 5.8 کی اطمینان بخش سطح پر آگیا، جو کہ بازل سوم کے درکار معیار سے خاصا بلند ہے۔ زیادہ تر بینک اسٹیٹ بینک کی مقرر کردہ کم از کم سرمائے کی شرط پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت میں خطرے پر مبنی اور پلا خطر اظہاریوں دونوں میں بہتری دیکھی گئی۔

بازل سوم کی قدرے سخت تجاویز پر عمل درآمد کے باوجود شعبہ بینکاری کا عمومی

شکل 3.9: بینکوں کی ادائیگی قرض صلاحیت مستحکم ہوئی

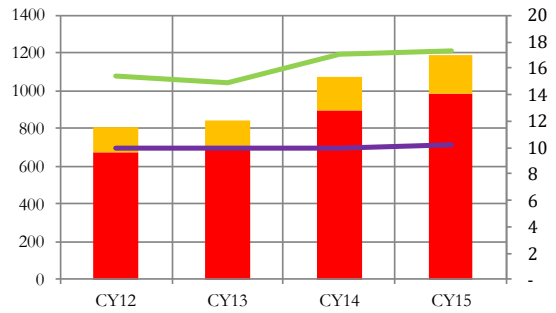
Solvency of the banks gets stronger

Solvency profile

(PKR billion)

(Percent)

Tier-1 Tier-II Required CAR Maintained CAR



Source: BPRD, SBP

تمام اقسام کے بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ میں بہتری دیکھی گئی

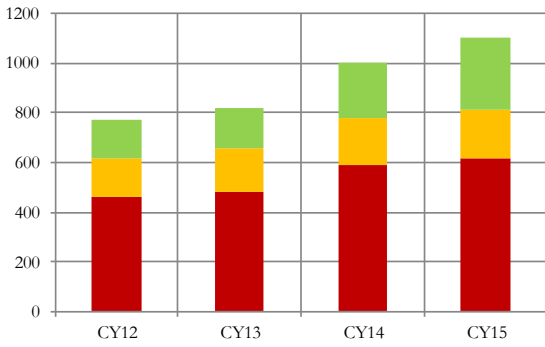
حجم کے اعتبار سے تمام اقسام کے بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ میں بہتری آئی (جدول 3.2)۔ بڑے بینکوں نے، جن کے پاس بینکاری صنعت کے 70 فیصد پر خطر اٹاتے ہیں، مقامی نشانی کے مطابق اپنی شرح کفایت سرمایہ برقرار رکھی۔ دوسری جانب گزشتہ برسوں میں درمیانے درجے کے بینک اپنی

شکل 3.10: نفع اساک سرمایہ سازی کا بنیادی ذریعہ رہا

Share in growth of equity

(Percentage Points)

Assigned Capital Reserves Unremitted profit



Source: BPRD, SBP

کفایت سرمایہ مقامی نشانی 10.25 فیصد سے خاصا بلند رہا۔ برسوں سے اسٹیٹ بینک کی پیش قدمی اور موثر پالیسیوں کی بدولت شعبہ بینکاری مستحکم کفایت سرمایہ صورت حال برقرار رکھنے میں کامیاب رہا۔

گزشتہ 3 برسوں میں شرح کفایت سرمایہ میں 249 بی پی ایس کے حوصلہ افزا اضافے کی بدولت 2015ء میں اس کی شرح 17.3 فیصد ہو گئی، جو کہ بہ وزن

جدول 3.2

بینک کے حجم کے لحاظ سے شرح کفایت سرمایہ

بینک زمرہ	2015ء	2014ء	2013ء
بڑے	15.9	15.8	15.2
درمیانے	14.8	13.8	12.1
چھوٹے	16.3	15.2	13.6
بہت چھوٹے	18.2	15.0	17.5

ماخذ: شعبہ مالی استحکام، اسٹیٹ بینک

شرح کفایت سرمایہ میں بہتری لائے، جس کا سبب ان کے سرمائے میں اضافہ ہے، اور مستقبل میں یہ بیلنس شیٹ میں وسعت کی صورت میں انہیں فائدہ پہنچانے گا۔ 2015ء میں اپنا سرمایہ بڑھا کر چھوٹے بینکوں نے بھی اسی رجحان کی پیروی کی اور اپنے میزاسینے کو کئی گنا وسعت دی۔

¹⁰⁴ تفریح کے تحت لیوراج تناسب مجموعی اثاثوں (جن میں غیر طبعی اثاثہ جات کے لحاظ سے مطابقت لائی گئی ہو) کا سطح اول کا سرمایہ ہے۔ لیوراج تناسب کا متضاد کثیر لیوراج کہلاتا ہے۔

خطرہ اثاثوں کے بجائے سرمائے کی بنیاد پر ہوا (شکل 3.9)۔ اسی عرصہ کے دوران بہ وزن خطرہ اثاثوں میں بھی اوسطاً 9 فیصد اضافہ ہوا، جس میں بڑا

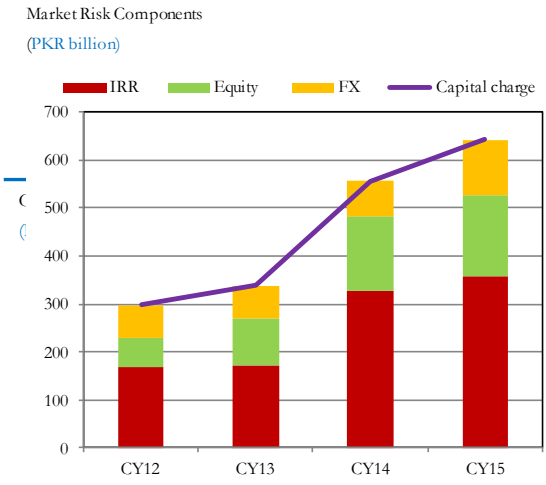
نفع آوری میں بہتری سے سطح اول کے سرمائے کو تقویت ملی۔۔۔

جبکہ منڈی بہ وزن خطرہ اثاثوں میں اضافہ ہوا۔۔۔

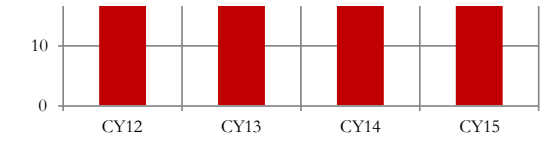
منڈی بہ وزن خطرہ اثاثوں میں سال بسال 16 فیصد اضافہ ہوا، اس کے باعث 2015ء میں کل بہ وزن خطرہ اثاثوں میں اس کا حصہ 60 بی پی ایس بڑھ گیا، جس سے اس کی شرح 11.7 فیصد ہو گئی۔ منڈی بہ وزن خطرہ اثاثوں میں خطرہ شرح سود نے سرمایہ چارج میں سب سے زیادہ اضافہ کیا، جس کا محرک طویل مدتی بانڈز میں ہونیوالی سرمایہ کاری میں بھرپور اضافہ ہے۔ بینکوں کی جانب سے ایکویٹی سرمایہ کاری میں 10.5 فیصد نمود کی گئی جبکہ منسلک سرمایہ چارج میں بھی دگنا اضافہ ہوا۔

غیر ملکی کرنسی سے متعلق سرمایہ چارج میں 57.5 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا، جس کی وجہ ممکنہ طور پر 2015ء میں زر مبادلہ ذخائر کا مکرر تعین قدر ہے۔ 2014ء کے 13 فیصد کے مقابلے میں زر مبادلہ سے متعلق چارج کا منڈی سے متعلق سرمایہ چارج میں حصہ 2015ء میں 18 فیصد بڑھا (شکل 3.12)۔

شکل 3.12: خطرہ شرح سود خطرہ بازار کا اہم جزو بنی رہی



Source: BPRD, SBP



Source: BPRD, SBP

عملی بہ وزن خطرہ اثاثوں کے حصے میں معمولی کمی

ہوئی۔۔۔۔

2015ء میں عملی بہ وزن خطرہ اثاثوں میں 9 فیصد اضافہ ہوا، جس کی بنیادی وجہ نظام بینکاری کا استحکام تھا۔ پاکستان میں زیادہ تر بینک عملی خطرے کے تعین کے لیے بنیادی اظہار بہ طرز (بی آئی اے) استعمال کرتے ہیں۔ بی آئی اے

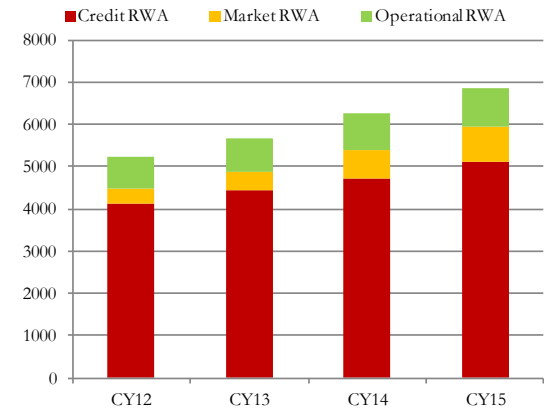
مقامی مالی شعبے کے تناظر میں پیکنگ آرڈر (Pecking order) نظریے¹⁰⁵ کا بھرپور اطلاق ہوتا ہے، کیونکہ زیادہ تر بینک داخلی طور پر ہونیوالے منافع کو سرمائے میں اضافے کے لیے وسیع پیمانے پر بروئے کار لائے (شکل 3.10)۔ 2015ء میں شراکت داروں میں غیر منقسم شدہ خالص آمدنی میں 28 فیصد اضافے کے باعث سطح اول سرمائے میں اضافہ ہوا اور بینکوں کے ادا شدہ سرمائے میں بھی کچھ بہتری آئی۔ لہذا سطح اول سرمائے میں 10.5 فیصد اضافہ ہوا، جس سے 2015ء میں انضباطی سرمایہ 83 فیصد ہو گیا۔

قرض بہ وزن خطرہ اثاثوں کا حصہ قدرے کم ہوا

2015ء میں نجی شعبے کے قرض میں اضافے کے تحت سرمائے سے قرض بہ وزن خطرہ اثاثوں کے تناسب میں 9 فیصد اضافہ ہوا (شکل 3.11)۔ یہ بڑی حد تک غیر درجہ بند قرض گہروں کے لیے تھا جو کہ 125 فیصد بہ وزن خطرے اور خردہ اکتشاف بشمول رہائشی رہن میں بالترتیب 75 اور 35 فیصد بہ وزن خطرے کے باعث ہوا۔ تاہم منڈی بہ وزن خطرہ اثاثوں میں اضافے کے باعث بینکاری نظام کے خطرے میں قرض بہ وزن خطرہ اثاثوں کا حصہ قدرے کم (2014ء میں 75.2 فیصد جبکہ 2015ء میں 74.7 فیصد) ہوا۔

شکل 3.11: خطرہ قرض غالب رہا

Riskiness of the banking sector (PKR billion)



Source: BPRD, SBP

¹⁰⁵ کارپوریٹ مالکاری میں پیکنگ آرڈر تھیوری کہتی ہے کہ کمپنیاں اپنی مالکاری کے ذرائع کی ترجیحات مرتب کریں، پہلے اندرونی مالکاری کو اور پھر قرض کو ترجیح دی جائے، آخر میں ایکویٹی کو "آخری راستے" کے طور پر بڑھایا جائے۔

میں 21 فیصد کے زیادہ تر حصے میں کم یا صفر بہ وزن خطرہ رہا۔ سرکاری شعبے کی سرمایہ کاریوں کے بڑے حصے کے تناظر میں 2014ء کے 39 فیصد کی نسبت 2015ء میں بہ وزن خطرہ اثاثوں کا حصہ بلند ترین سطح 45 فیصد تک جا پہنچا۔

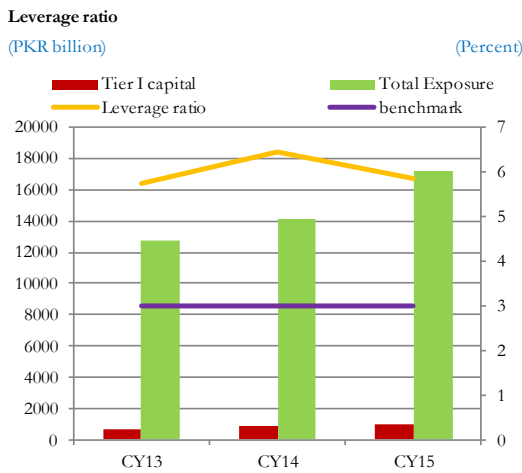
بہ وزن خطروں کے تمام زمروں میں (عام طور پر نجی شعبے کو دیے جانے والے قرضوں کی بابت) اثاثوں کا حصہ مستقل کم ہوتا رہا، جو نجی شعبے کے قرضوں کی سست نمو کا نتیجہ ہے (شکل 3.14)۔

بہ وزن خطرہ اثاثوں کے بقیہ زمروں کا حصہ (جو عموماً نجی شعبے کو دیے گئے قرضوں سے منسلک کیا جاتا ہے) بدستور گرتا رہا جو کہ نجی شعبے کے قرضے میں سست نمو کا ایک نتیجہ ہے (شکل 3.14)۔ چونکہ قرضہ بہ وزن خطرہ اثاثوں میں 9 فیصد کی نسبتاً پست نمو ہوئی اوسط کا سبب اثاثوں کا بطور فیصد قرضہ بہ وزن خطرہ اثاثوں کا حصہ 2015ء میں 1.9 فیصدی درجے گر گیا۔ یہ رجحان اگرچہ قلیل مدت میں سازگار ہے، تاہم مستقبل میں شعبہ بینکاری کی انتظام خطرہ کی استعداد کو کمزور کر سکتی ہے۔

کم سے کم سرمایے کی شرائط کی پالیسی شرح کفایت سرمایہ کے لیے ذریعہ رہنمائی۔۔۔

ضوابطی شرائط سے بالا تر بلند سرمایہ بنیاد بینکوں کو غیر متوقع انوکھے دھچکوں اور معیشت کی ابتر صورتحال میں سہارا دیتی ہے۔ اس مدت میں اسٹیٹ بینک نے پالیسی کے تحت بینکوں کی مشترکہ ایکویٹی مستحکم کرنے کے لیے کم سے کم سرمائے کی شرائط میں بتدریج اضافہ کیا۔ اس پالیسی کے نتیجے میں زیادہ تر

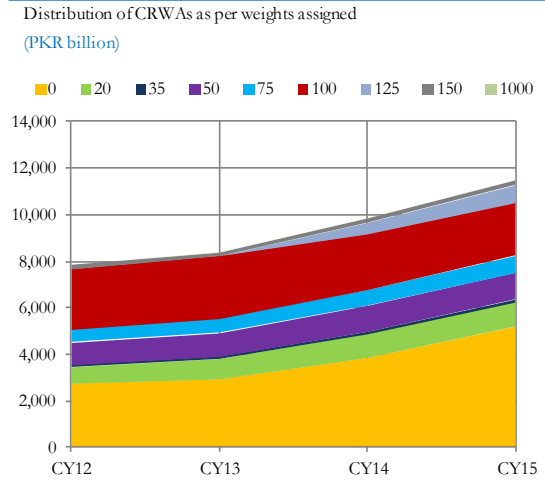
شکل 3.15: بینکوں کے پاس لیوریج میں اضافے کی گنجائش ہے



Source: BPRD, SBP

کے مطابق گزشتہ 3 سال کی اوسطاً مثبت سالانہ مجموعی آمدنی کے عملی خطرے کا چارج 15 فیصد ہے۔ چونکہ عملی بہ وزن خطرہ اثاثوں کے تعین کے طریقے میں بینکوں کی مجموعی آمدنی پر انحصار کیا جاتا ہے، اس لیے مجموعی آمدنی میں اضافے سے عملی بہ وزن خطرہ اثاثوں میں قدرتی طور پر اضافہ ہو جاتا ہے۔ 2015ء کے دوران عملی بہ وزن خطرہ اثاثے بڑھنے کے باوجود کل بہ وزن خطرہ اثاثوں میں ان کے حصے میں 13.6 فیصد کی معمولی کمی (13 پی پی ایس

شکل 3.14: توسیع کی حامل بیٹس قرض بہ وزن خطرہ اثاثوں کو کم تقویت دے رہی ہے



Source: BPRD, SBP

کی معمولی کمی) واقع ہوئی، جس کی وجہ منڈی بہ وزن خطرہ اثاثوں میں تیز تر اضافہ تھا۔

شعبہ بینکاری کے لیے خطرہ کم رہا۔۔۔

بہ وزن خطرہ اثاثوں میں اضافے کے باوجود شعبہ بینکاری میں مجموعی خطرہ (سرمایہ بہ وزن خطرہ اثاثوں کا تناسب، اثاثوں سے اوسط اثاثہ آمدنی) گھٹ گیا (شکل 3.13)۔ یہ امر معقول ہے کیونکہ 2015ء کے دوران آمدنی اثاثوں

جدول 3.3

شرح کفایت سرمایہ کے لحاظ سے بینکوں کی تقسیم

2015ء	2014ء	2013ء	2012ء	
3	3	5	5	شرح کفایت سرمایہ مطلوبہ سے کم
13	12	12	9	شرح کفایت سرمایہ مطلوبہ سے زیادہ 15 فیصد سے کم
19	22	21	24	15 فیصد سے زیادہ
35	37	38	38	مجموعہ

ماخذ: شعبہ بینکاری پالیسی وضوابط، اسٹیٹ بینک

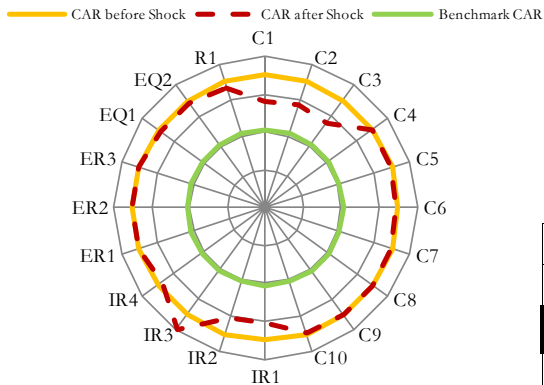
پک

2015ء میں بینکاری نظام نے 17.3 فیصد مستحکم شرح کفایت سرمائے کے باعث دباؤ میں پک کا مظاہرہ کیا۔ بینکاری شعبے پر قرضوں، مارکیٹ، سیالیت اور متعدی خطرات کے منفی نتائج کے تناظر سے اس تاثر کو چنگی ملی کہ نظام میں دھچکے سہنے کی خاطر خواہ سکت موجود ہے¹⁰⁷۔ اہم پہلو یہ ہے کہ قبل از دھچکا شرح کفایت سرمائے کی 12.2 فیصد سے زائد شرح کے ساتھ تمام بینک بشمول بینکاری صنعت کے 5 بڑے بینک بھی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو بچھیننے والے دھچکے باسانی برداشت کر سکیں گے۔

حساسیت کے جائزے کے تحت نظام کی شرح کفایت سرمایہ بعد از دھچکا مستحکم رہے گی، حالانکہ خطرہ قرض جزدان کے بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر

شکل 3.16: بینکاری نظام دباؤ کے کئی دھچکوں کے باوجود پکد اثر ثابت ہوا

Impact of Sensitivity Tests on Solvency
(Percent)



Source: FSD, SBP

نمایاں اثرات مرتب ہوں گے۔ قرض کے دھچکوں کی صورت میں نتائج یہ ہوں گے: دھچکا سی 1 جس میں فرض کیا گیا کہ غیر فعال قرضوں میں اس حد تک اضافہ ہو کہ وہ فعال قرضوں کے 10 فیصد کے برابر ہو جائیں، دھچکا سی 2 میں فرض کیا گیا کہ نجی شعبے کے تین بڑے انفرادی قرض گیر ناہندہ ہو جائیں (صرف رقم کی بنیاد پر اکتشاف میں)، دھچکا سی 3 میں تین بڑے قرض گروں کے (رقم اور غیر رقم دونوں کی بنیاد پر) ناہندہ ہونے کا دھچکا فرض کیا گیا، تو بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ میں بلند ترین کمی 380 بی پی ایس تک

¹⁰⁷ دھچکوں کی تفصیلات کے لیے براہ کرم سرمایہ کا جامع خلاصہ (کوآرڈینیٹس) کا جدول

1.13 ملاحظہ کیجئے، جس میں 31 دسمبر 2015 تک کہ شعبہ بینکاری کے اعداد و شمار موجود ہیں۔

<http://www.sbp.org.pk/ecodata/fsi.asp>

بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ مستحکم ہے (شکل 3.3)۔ جو بینک شرح کفایت سرمایہ کاری کا کم از کم ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہے، ان کا حصہ کل اثاثوں میں محض 1.4 فیصد ہے چنانچہ شعبہ بینکاری کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کسی تشویش کا باعث نہیں۔

بینکاری نظام کی لیوراجیہ مجوزہ حدود کے اندر رہی

لیوراجیہ تناسب، جو ادائیگی قرض کی صلاحیت کا غیر خطر اظہاریہ ہے، معمولی کمی کے باوجود اطمینان بخش سطح پر رہا جو سطح اول کے سرمائے کی بنا پر ہوا اور جس کے باعث اساس سرمایہ کو اضافی تقویت ملتی رہی تاہم 2015ء کے دوران سطح اول سرمائے سے اساس سرمایہ میں وسعت آنے سے لیوراجیہ تناسب میں 61 بی پی ایس کی کمی ہوئی۔ 2015ء میں لیوراجیہ تناسب 5.8 فیصد رہا جو بینکوں کے لیے قائم عالمی نگران کمیٹی (بازل کمیٹی آن بینکنگ سپروٹن) کی جانب سے طے کردہ 3 فیصد حد سے کہیں زیادہ ہے¹⁰⁶ (شکل 3.15) تاہم بینکاری صنعت میں حقیقی لیوراج اور نشانیہ لیوراج میں 285 بی پی ایس کا فرق ہے، جسے ایکویٹی کی موجودہ سطح کے ساتھ اساس سرمایہ بڑھانے کے لیے بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔

خطرے کی بنیاد پر شرح کفایت سرمایہ کے اقدام سے بینکوں کے میزانیوں میں مزید خطرات مول لینے کی گنجائش پیدا ہوگی۔ اگر بینک اپنے بہ وزن خطرہ اثاثوں میں 69 فیصد تک توسیع کر لیں تو بھی ضوابطی سرمائے کی موجودہ سطح کے ساتھ نشانیہ شرح کفایت سرمایہ مجوزہ حدود میں رہے گا (جدول 3.4)۔

جدول 3.4

اعانت سرمایہ 15 (ارب روپے)

اعانت	موجودہ	اغذ کردہ	اعانت
سرمایہ	1,190.4	1,190.4	-
خطرہ باوزن اثاثے	6,865.3	11,614.1	4,748.9
شرح کفایت سرمایہ	17.3%	10.3%	

Source: BPRD, SBP

شرح کفایت سرمایہ اور لیوراج دونوں اظہاریوں کی قابل اطمینان سطح اور معیشت کی ممکنہ نمو سے بینکاری صنعت کو مستقبل میں اپنا اکتشاف نجی شعبے میں مزید وسیع کرنے کی گنجائش حاصل ہوگئی ہے۔

¹⁰⁶ پاکستان میں لیوراج تناسب کے متوازی تحریک کا دورانیہ 31 دسمبر 2013ء سے لے کر 31

دسمبر 2017ء ہے۔

ہوگی (شکل 3.16)۔ چنانچہ بڑے کارپوریٹ اداروں اور گروپوں کے اکتشاف کے بلند ارتکاز کے پورے نظام پر مضمرات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بینکوں کو چاہیے کہ ایسے اکتشافات کی بغور نگرانی کریں۔

منڈی بہ وزن خطرہ اثاثوں میں خاطر خواہ اضافے کے باوجود کل بہ وزن خطرہ اثاثوں میں اس کا مجموعی طور پر 12.0 فیصد حصہ ہونا خطرہ منڈی کے قابو میں آنے کا تاثر پیش کر رہا ہے تاہم خطرہ منڈی سے متعلقہ حساسیت کا دھچکا جس میں خطیافت میں 300 بی پی ایس کی متوازی تبدیلی واقع ہوئی، اس سے بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ پر نمایاں اثرات مرتب ہوئے (شرح کفایت سرمایہ میں صنعت بینکاری 240 بی پی ایس کمی سے گزرے گی)۔ اسی طرح سیالیت کے دباؤ سے ظاہر ہے کہ نظام میں موجود فنڈ کی بنیاد پر کشادہ سیالیت تغیر پذیر فنڈز، سیال تمسکات کی تحفیف پذیر قدر اور ڈپازٹس کے انخلا کی صورت میں نظام کو گنجائش فراہم کرے گی۔ ساتھ ہی سیالیت کی موزونیت جو کہ بازل سوم فریم ورک کے مطابق دباؤ کے شکار بینکوں کی سیالی صورتحال کے لیے اقدام ہے، کم از کم درکار 100 فیصد کی عائد شرط کی سطح سے خاصا بلند رہے گا، وہ بھی اس تناظر میں جبکہ مستقبل میں حکومتی تمسکات کی قدر کمی ہونے کا امکان ہے۔

کلی دباؤ کی جانچ

اسٹیٹ بینک حساسیت کے تجزیے کے علاوہ مجموعی اعداد و شمار پر کلی دباؤ کی جانچ بھی کرتا ہے، جو کہ ٹاپ ڈاؤن طریقے کے تحت سہ ماہی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ اس کا مقصد یہ تجزیہ کرنا ہوتا ہے کہ معیشت کو شدید دھچکا یا دھچکے لگنے کی صورت میں بینکوں کی خسارہ برداشت کرنے کی استعداد شرح کفایت سرمایہ کے لحاظ سے کتنی ہے۔ کئی ماڈلز پر مبنی یہ نظام ایک ایسی جانچ کی مشق ہے، جو کہ قرض گیری جزدان کی جانب سے درپیش اور بینکاری صنعت کی جزدانی سرمایہ کاری کی طرف سے درپیش خطرہ قرض پر توجہ دیتا ہے۔

بینک دولت پاکستان نے کلی دباؤ کی جانچ کو 2008ء میں پہلی مرتبہ ایک آلے کے طور پر معیشت کی محتاط نگرانی کے لیے متعارف کرایا¹⁰⁸۔ طریقہ کار وضع کرنے کے لیے ابتدائی کام کے سلسلے میں بنیادی طور پر پروسیس اور جزئیات پیش کی گئیں، تاہم وقت گزرنے اور شعبہ بینکاری میں وسعت کے ساتھ اس میں ارتقا اور تبدیلیاں رونما ہوتی رہیں۔ مختلف بینکوں نے اپنی مطبوعات میں

صنعت کے مالی ماڈلنگ سیٹ اپ¹⁰⁹ میں صنعت کی کارکردگی پر اثر انداز ہونے والی معاشی تبدیلیوں کے اثرات کا مقداری لحاظ سے جائزہ لیا تھا۔

ہم نے اس دستاویز میں بینکاری جزدان کے کلی دباؤ کی جانچ کے لیے خط آغاز (یا معمول کے کام) اور علیحدہ سے دباؤ کے منظر نامے وضع کیے ہیں۔ اس مفروضاتی تجزیے کے لیے حوالہ جاتی عرصہ 2016ء کی دوسری سہ ماہی تا 2018ء کی دوسری سہ ماہی تک ہے جو کہ 9 سہ ماہیاں بنتی ہیں۔

خطرہ قرض کو جانچنے کے لیے بینک جو ماڈلز استعمال کرتا ہے ان میں سے ایک قرضہ جزدان کا (سی پی وی) ہے، جو Blaschke وغیرہ (2001)¹¹⁰ کی تحقیق پر وضع کردہ ہے۔ اس نظریے کے تحت یہ فرض کیا گیا ہے کہ پاکستان کے معاملے میں مجموعی غیر فعال قرضوں کا تناسب دراصل پیداوار میں نمو، برآمدات میں نمو، اسٹاک مارکیٹوں میں پیش رفت اور زری پالیسی یا ڈسکاؤنٹ ریٹ کا مظہر ہے۔ متذکرہ ماڈل درج ذیل ہے:

$$\text{GNPLR}_t = \alpha + \sum_{i=1}^4 \beta_i \text{GLSM}_{t-i} + \sum_{i=1}^4 \gamma_i \text{GEXP}_{t-i} + \sum_{i=1}^4 \eta_i \text{PSE}_{t-i} + \sum_{i=1}^4 \delta_i \text{DR}_{t-i} + \epsilon_{t...} (1)$$

مساوات (1) میں تغیر پذیر عناصر لاگز اور غیر ساکت تغیر پذیر عناصر (مختصر تغیر پذیر عنصر، مجموعی غیر فعال قرضوں کا تناسب اور وضاحتی تغیر پذیر عنصر، پاکستان اسٹاک ایکس چینج) ہیں جنہیں پہلا فرق معلوم کر کے ساکت بنا دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مختصر تغیر پذیر عنصر مجموعی غیر فعال قرضوں کے تناسب میں نان گازین غلطیوں سے احتراز کرنے کے لیے logit تبدیلی کی گئی¹¹¹ اور مجموعی برآمدات اور مجموعی پیداوار کے لیے معکوس ہائپر بولک تبدیلی کی گئی ہے تاکہ غیر مثبت قدروں سے نبرد آزما ہوا جاسکے۔ یہ ماڈل اوایل ایس

¹⁰⁹ مثلاً، 2011ء کی پہلی ششماہی کا مالی استحکام کا جائزہ، بینکاری نظام کی کارکردگی کا سہ ماہی

جائزہ (ستمبر 2008ء، دسمبر 2008ء، مارچ 2009ء)۔

¹¹⁰ ڈیویو بلاشک، ایم ٹی جونز، جی جمونی، اور ایس ایم پیریا (2001ء)، "مالی نظام پر دباؤ کی جانچ:

مسائل اور طریقہ کار کا جائزہ، اور ایف ایس اے کے تجربات" آئی ایم ایف ورکنگ پیپر ڈیویو۔

88/01

¹¹¹ ایف وی کیوز، بی ایم ہنک، اور ایم سونو، (2012ء)۔ برازیل کے شعبہ بینکاری میں خطرہ قرض

کی بابت کئی دباؤ کی جانچ کا نمونہ۔ مالی استحکام جرنل، 8(2)، 69-83۔

¹⁰⁸ مالی استحکام کا جائزہ (ایف ایس آر 08-2007)۔

ریگريشن کی طرز پر جون 2002ء تا دسمبر 2015ء¹¹² تک کے سہ ماہی اعداد و شمار پر استعمال کیا گیا۔

خطرہ بازار کا تجزیہ متحرک حساسیت کے طریقے کی بنیاد پر کیا گیا۔ خط آغاز اور دباؤ کے منظر ناموں میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ خطرے سے حساسیت رکھنے والی سرمایہ کاری مارچ 2016ء کی سہ ماہی کے آخر سے جون 2018ء تک بڑھیں، یہ مفروضہ گذشتہ منظر ناموں کی بنیاد پر قائم کیا گیا۔ اس میں زیر خطر اکتشاف کو شرح سود میں متعلقہ تبدیلیوں کے مطابق ڈھالا گیا۔ اس کے بعد خطرہ قرض کے تخمینوں کے مجموعی اثرات (مجموعی غیر فعال قرضوں کے تناسب کی پیشگوئی) اور خطرہ بازار کو بینکوں کی آمدنی پر اثرات کے تخمینے کے لیے، اور اس کے نتیجے میں شعبے کی شرح کفایت سرمایہ کی پیمانہ بندی کے لیے استعمال کیا گیا۔

خط آغاز کا منظر نامہ

خط آغاز کے منظر نامے میں فرض کیا جاتا ہے کہ صورتحال حسب معمول رہے گی، یعنی معیشت کے حالات 2016ء سے 2018ء کی پہلی ششماہی تک جوں کے توں رہیں گے¹¹³۔ گزشتہ چند سہ ماہیوں میں پاکستان معیشت کے اہم اظہاروں میں بہتری آئی ہے۔ خاص طور پر گرانی دھیمی رہی، بڑے پیمانے پر اشیا سازی میں تیزی آئی، مشکلات کے باوجود بیرونی شعبہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتا رہا اور نجی شعبے کی قرضے کی طلب میں بتدریج بہتری آرہی ہے۔

ان چیزوں کو عمومی طور پر بہتری سے تعبیر کیا جا سکتا ہے: تیل و اجناس کی قیمتوں میں کمی، توانائی کی بہتر دستیابی، دو طرفہ اور کثیر طرفہ اداروں کی جانب سے رقوم کی زائد فراہمی، پاک چین اقتصادی راہداری کا عنصر اور امن و امان کی بہتر صورتحال۔

خط آغاز کے منظر نامے میں فرض کیا گیا ہے کہ معیشت میں ہونے والی بہتری بینکوں کی جانب سے خطرات مول لینے، بازار میں پیش رفت اور آمدنی جیسے مثبت رجحانات کو تقویت دیتی رہے گی۔ مزید باریک بینی سے دیکھا جائے تو، قرض کی فراہمی میں اضافہ ہو گا، بڑے پیمانے کی اشیا سازی بہتر کارکردگی

دکھائے گی، اسٹاک ایکسچینج میں بہتری دیکھنے میں آئے گی اور بیرونی شعبہ ترقی کرے گا۔

دباؤ کا مفروضاتی منظر نامہ

دباؤ کے مفروضاتی منظر نامے عموماً مفروضے کی انتہائی صورت ہوتے ہیں، جنہیں مرتب کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ شدید اور طویل دباؤ کے دور میں بینکاری نظام کی چلک کا تعین کیا جائے¹¹⁴۔

دباؤ کے مفروضے میں کمزور اور غیر متوقع پیداواری نمو کی پیشگوئی کو محور فکر بنایا گیا ہے¹¹⁵۔ اپریل 2016ء کے عالمی اقتصادی منظر نامے کے مطابق عالمی معیشت میں 3.2 فیصد وسعت آنے کی توقع ہے، بشرطیکہ امریکہ اور یورپ جیسی جدید معیشتوں کی سست اور ناپائیدار بحالی کی مشکلات سے کامیابی کے ساتھ نمٹا جائے اور چین، اور اجناس برآمد کرنے والے ممالک جیسی ابھرتی ہوئی ترقی پذیر معیشتوں میں عمومی سست روی سے کامیابی کے ساتھ نبرد آزما ہوا جائے۔

خاص طور پر چین کی معیشت میں جاری عبوری عرصہ عالمی مضمرات رکھتا ہے۔ چین دنیا کے 100 ایسے ممالک کا تجارتی شراکت دار ہے جن کا حصہ عالمی جی ڈی پی میں 80 فیصد ہے، نتیجتاً چینی معیشت کی رفتار میں کمی سے بین الاقوامی اجناسی بازار اور عالمی تجارت کے منظر ناموں میں سست روی آئی۔

دباؤ کا مفروضاتی منظر نامہ مرتب کرتے ہوئے یہ فرض کیا گیا ہے کہ عالمی معیشت بحالی کی پٹری سے اتر جائے گی۔ دیگر مرکزی بینکوں بشمول پیپک آف انگلینڈ کا تجزیہ بھی عالمی معاشی منظر نامے کے منفی ہونے کی خبر سناتے ہیں¹¹⁶۔ ان کے خیال میں دباؤ کے پہلے برس عالمی جی ڈی پی میں تقریباً 2 فیصد کمی واقع ہوگی اور بقیہ برسوں کے دوران یہ خط آغاز سے نیچے رہے گی۔

پاکستان کی معیشت کسی حد تک عالمی معیشتوں سے اثر پذیریری کی حامل ہے۔ پاکستان کی بڑی تجارتی شراکت دار معیشتوں امریکہ، برطانیہ، یورپی یونین میں ممکنہ معاشی سست روی یا سسکڑاؤ کی پیشگوئیوں کے سبب بیرونی شعبے کو لاحق

¹¹⁴ تجزیے کے موقع پر مارچ 2016ء کے اعداد و شمار دستیاب نہیں تھے، لہذا دسمبر 2015ء تک کے اعداد و شمار استعمال کیے گئے۔

¹¹⁵ اکتوبر 2015ء سے اپریل 2016ء تک ڈیٹا ای او نے عالمی سطح کے لیے اپنے تخمینوں پر دو مرتبہ نظر ثانی کر کے ان میں تخفیف کی۔

¹¹⁶ برطانیہ کے نظام بینکاری پر مفروضاتی دباؤ کی جانچ: 2016ء کے دباؤ کی جانچ کے کلیدی عناصر، پیپک آف انگلینڈ، مارچ 2016ء۔

¹¹² اس نمونے کے نتائج اور اس کے تشخیصی طریقے "تکنیکی ضمیمے" میں درج ہیں۔

¹¹³ برآمدات میں نمو کے زمرے میں ایل ایس ایم اور پی ایس ای کے اشاریوں کے لیے خط آغاز کے پیش گوئیاں تو مثبتی ہموار کن طریقہ کار کو استعمال کر کے کی جارہی ہیں۔ جبکہ زری پالیسی کے تغیر پذیر عنصر کے لیے شرح کوٹنی کی صوابدید کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

خطرات کے حقیقت بننے کا خدشہ موجود ہے۔ یہ فرض کیا گیا ہے کہ تجارت اور مالی رابطوں کے ذریعے منتقل ہو کر دباؤ پوری معیشت میں پھیل سکتا ہے۔

یہ دیکھتے ہوئے کہ صنعتی شعبہ پہلے ہی مشکل دور سے گزر رہا ہے¹¹⁷ اور گزشتہ چار سہ ماہیوں سے برآمدات کم ہو رہی ہیں، دباؤ کے مفروضے میں یہ فرض کیا گیا کہ بیرونی طلب اور بالاتر برآمدات میں مزید کمی ہوگی۔ یہ بھی فرض کیا گیا کہ برآمداتی نمو اسی رجحان پر گامزن ہوگی جس کا مشاہدہ 08-2007ء کے عالمی اقتصادی بحران کے دوران کیا گیا تھا۔ مفروضاتی بیرونی اثر پذیر برآمدات کے باعث شرح مبادلہ پر کمی کے لیے دباؤ بھی فرض کیا گیا۔

دباؤ کے مفروضے کے تحت عالمی معیشت میں سست روی سے سرمایہ کاروں کا اعتماد تہہ و بالا ہو سکتا ہے۔ مقامی سرمایہ کار معاملات میں بہتری تک سرمایہ کاری کا فیصلہ ملتوی کر سکتے ہیں، غیر ملکی سرمایہ کاروں کی جانب سے سرمایہ نکالنے اور پھر محفوظ مقامات کا رخ کرنے کا امکان ہے۔ مختصر تاوسط مدت کے لیے یہ فرض کیا گیا کہ غیر ملکی جزدانی سرمایہ کاری بڑے پیمانے پر نکالے جانے سے بازار حصص کی سرمایت کو جزوی طور پر دھچکا لگے گا اور اس سے ملکی سرمایہ کاروں کے اعتماد کو ٹھیس پہنچ سکتی ہے۔ فرض کیا گیا کہ منفی مفروضاتی منظر نامے کے دوران ایکویٹی مارکیٹ کے نقصانات کے نتیجے میں بازار حصص میں گراوٹ ہوگی۔

گرتی ہوئی عالمی طلب اور کم ہوتی ہوئی برآمدات سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں متعلقہ صنعتوں کی پیداواری سرگرمیوں میں سست روی فرض کی گئی۔ دباؤ کے منظر نامے کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اشاریے میں تبدیلیوں کو ایل ایس ایم سیریز میں اتار چڑھاؤ سے اخذ کیا گیا ہے۔ ان حالات میں فرض کیا گیا کہ ایل ایس ایم میں کمی ہوگی، مفروضاتی دباؤ کے تمام عرصے میں ایل ایس ایم میں سکڑاؤ آئے گا، اور یہ خط آغاز کی پیش گوئیوں سے بھی کم رہے گی۔

مفروضاتی دباؤ کے عرصے میں یہ فرض کیا گیا کہ مقامی کرنسی کی قدر میں مفروضاتی تخفیف سے برآمدی اشیا کی لاگت اور گرانی بڑھ جائے گی لہذا مفروضاتی منظر نامے میں ملک کی معاشی شرح نمو کو لاحق خطرات اپنی نوعیت میں بڑی حد تک بیرونی رہے جبکہ ان کی سمت عالمی رہی۔

مالی معاملے میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ صنعتوں کے منافع میں کمی حکومتی محصولات میں کمی کا باعث بنے گی۔ فرض کیا گیا ہے کہ کارپوریٹ اداروں، ایکسٹرا اینڈ کسٹم سے حکومت کو ملنے والے ٹیکس محصولات میں کمی ہوگی اور نتیجتاً بجٹ خسارہ بڑھ جائے گا۔ اس خلا کو پُر کرنے کے لیے مفروضاتی منظر نامے میں بینک اور غیر بینک ذرائع سے قرض گیری فرض کر لی گئی۔ اس صورت حال میں فرض کیا گیا کہ نجی شعبے کو قرض گاری نئے دباؤ کے تحت آجائے گی۔

بازار حصص میں مندرجہ ایل ایس ایم صنعتوں کی آمدنی میں کمی سے بازار حصص پر اضافی دباؤ پڑے گا۔

بیرونی کھاتے اور گرانی پر دباؤ کم کرنے کے لیے مفروضاتی منظر نامے میں کسی حد تک زری ردوبدل فرض کیا گیا۔ ایسی صورت میں بینکوں کو خطرہ قرض و بازار لاحق ہو جائیں گے۔ نقصانات کے حجم کا انحصار بینکوں کے خطرات کے حامل اثاثوں اور واجبات پر ہو گا۔

اس انتہائی صورت کے مفروضاتی منظر نامے کو مد نظر رکھ کر یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ پورے منظر نامے میں قرض داروں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت متاثر ہوگی، جس سے غیر فعال قرضوں میں اضافے کا امکان ہوگا۔ باکس نمبر 3.1 چند تکنیکی مفروضوں کی وضاحت کرتا ہے۔

دباؤ کی جانچ کے نتائج

خط آغاز کے منظر نامے کے تحت بینکاری شعبے کی کارکردگی کے اظہار یے اور مجموعی غیر فعال قرضوں کے تناسب کی پیش گوئیاں آئندہ 9 سہ ماہیوں کے دوران کمی کا رجحان ظاہر کرتی ہیں۔ اس کا مطلب ہے معیشت کے حالات موزوں رہیں تو 2016ء کے اختتام پر متعدد تناسب گر کر 9.5 فیصد تک ہو سکتا ہے۔ جیسے جیسے معیشت کی بنیادیں مستحکم ہوں گی، متعدد تناسب گرتا جائے گا اور جون 2018ء تک مزید 800 بی پی ایس گر کر 8.7 فیصد ہو سکتا ہے، مارچ 2016ء میں اس کی شرح 11.7 فیصد تھی، یعنی 2.9 فیصد پوائنٹس کی کمی ہوگی (شکل 3.17)۔ مزید برآں، شرح سود کے بڑی حد تک مستحکم حالات میں خطرہ بازار کم رہے گا۔

¹¹⁷ برآمدات کے لیے خط آغاز کے منظر نامے کے نتیجے میں برآمدات پر دباؤ سے کم تھے۔

معیشت اپنی راہ پر گامزن رہے اور نجی شعبے کی قرض گیری بڑھے تو شعبہ بینکاری کے بہ وزن خطرہ اٹانے اسی تناسب سے بڑھے گا، اس لیے خط آغاز کے منظر نامے میں توقع ہے کہ جون 2018ء تک صنعت کی شرح کفایت

کفایت سرمایہ 11.275 فیصد سے خاصی بلند ہے¹¹⁸ (شکل 3.18)۔ شرح سرمایہ کا بہتر استعمال ظاہر کرتی ہے۔

اس کے برخلاف اگر بلند خطرہ قرض حقیقت بن گیا اور اس کے ساتھ ساتھ بینکوں کے اثاثوں اور واجبات کی نوعیت بندی ہوئی تو دباؤ کا مفروضاتی منظر نامہ بڑے نقصانات پر منتج ہو گا۔ دباؤ کے مفروضاتی منظر نامے میں سی پی وی ماڈل مجموعی غیر فعال قرضوں کا تناسب بتدریج بڑھنے کی پیش گوئی کرتا ہے۔ تخمینے کے مطابق یہ تناسب مارچ 2016ء کے 11.6 فیصد کی موجودہ سطح سے بڑھ کر جون 2018ء تک 15.1 فیصد پر جا پہنچے گا (شکل 3.17)۔

عالمی دھچکوں کے اثرات پھیلنے سے توقع ہے کہ شعبہ بینکاری کی شرح کفایت سرمایہ میں بتدریج کمی واقع ہوگی۔ طویل عرصہ منفی منظر نامے میں بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ گرے گی اور جون 2018ء تک اس کے گر کر 11.1 فیصد ہو جانے کا امکان ہے (شکل 3.18)۔ بڑی کمی واقع ہونے کے باوجود دباؤ کی شکار شرح کفایت سرمایہ اب بھی 11.275 فیصد نشانی کے قریب ہے، جو 2018ء تک درکار ہے۔

دباؤ کے منظر نامے میں شرح کفایت سرمایہ میں کمی کی بنیادی وجہ بینکوں کو قرض کے زمرے میں ہونیوالے نقصانات ہیں، جبکہ بازار کی شرح سود میں منفی رد و بدل سے ان نقصانات میں مزید اضافہ ہو گا۔ دھچکے سہنے کے لیے فی الوقت دستیاب ظاہر ا بڑے پیمانے کا سرمایہ قرضوں اور بازار کے شدید دھچکوں کی صورت میں سکڑ جانے کا امکان ہے۔

کلی دباؤ کی جانچ کی مشق کا نتیجہ

کلی دباؤ کی جانچ بینکاری صنعت کی چلک ناپنے کے لیے کی گئی، جس سے اس نظریے کو تقویت ملی کہ اگر معیشت نمو کی موجودہ راہ پر گامزن رہے تو نجی شعبے کے قرض پر بلند سرمایہ چارج صنعت کی جانب سے علیحدہ رکھے سرمائے کو بہتر طور پر بروئے کار لائے گا۔ تاہم مثبت رجحانات مجموعی طور پر پوری صنعت کو شرح کفایت سرمایہ کم از کم نشانی سے خاصا بلند رکھنے کے قابل بنائیں گے۔ بہر حال ممکن ہے کہ نجی شعبے کی قرض گیری کی متوقع نمو کو سہارا دینے کے لیے بینکوں کو اضافی سرمایہ فراہم کرنا پڑے تاہم معاشی تناؤ کی صورت میں موجودہ سرمائے کا حجم نقصانات برداشت کرنے کے لیے ناکافی

¹¹⁸ 15 اگست 2013ء کو پی آر ڈی کا سرکلر نمبر 06 برائے "پاکستان میں بازل سوم پر عملدرآمد کے لیے ہدایات"۔

باکس 3.1: اہم حکمتی مفروضے:

- بہ وزن خطرہ اثاثوں کی نمو دونوں یعنی خط آغاز کے اور دباؤ کے مفروضاتی منظر ناموں میں سہ ماہی بنیادوں پر قرضوں کی نمو کے برابر ہوگی۔ خط آغاز کے منظر نامے میں قرضوں کی (2002ء کی دوسری سہ ماہی سے) اوسط نمو کا اطلاق (3.4 فیصد) کیا گیا۔ دباؤ کے منظر نامے میں فرض کیا گیا کہ بہ وزن خطرہ اثاثوں میں نئی سہ ماہی 0.8 فیصد اضافہ ہو گا۔ یہ مفروضہ عالمی مالی بحران کے دباؤ والے تاریخی دور میں ہونے والی نمو سے مطابقت رکھتا ہے۔
- خط آغاز کے منظر نامے میں بینک کی آمدنی بڑھنے سے بینکوں کے سرمائے میں سہ ماہی بنیاد پر 4.0 فیصد اضافے کا تخمینہ لگایا گیا ہے (جو کہ گذشتہ نو سہ ماہیوں کی شرح نمو کے مطابق ہے)۔ دوسری جانب دباؤ کے عرصے کے دوران فرض کیا گیا ہے کہ سرمایہ بنیاد میں نمو خط بنیاد کے مقابلے میں (2 فیصد) کم رہے گی۔
- جہاں تک اثاثوں کے معیار پر اثرات کا تعلق ہے تو غیر فعال قرضوں کے اسٹاک کی ترمیم دونوں منظر ناموں میں 90 فیصد فرض کی گئی ہے، جو ان کی موجودہ سطح ہے۔ ہم یہ بھی فرض کرتے ہیں کہ قرضے اور بازار کے خطروں سے ہونے والے منافع (خسارے) میں اضافے (کمی) کو 100 فیصد سرمائے کی طرف منتقل کیا گیا۔
- خطرہ بازار کے تخمینے کے لیے:

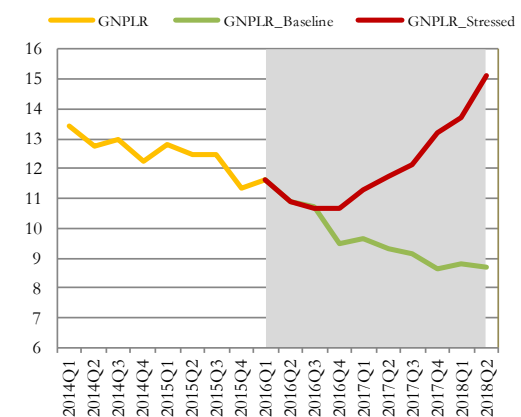
- بینکوں کے خطرے سے حساسیت رکھنے والے سرمایہ کاری جزدان کے لیے شرح سود کا آکٹاف زیر غور ہے۔
- دباؤ کا مفروضاتی منظر نامہ ہر سہ ماہی میں خط یافت میں اوپر کی جانب متوازی اٹھان فرض کرتا ہے۔ خط آغاز اور دباؤ کے مفروضاتی منظر ناموں میں شرح سود کے ساتھ خط یافت میں تبدیلی کی مقدار مفروضہ ڈسکاؤنٹ ریٹ کے برابر ہوگی۔
- دباؤ کی مدت میں خطرے سے حساسیت رکھنے والی سرمایہ کاری کی شرح نمو اتنی ہی ہوگی جتنی عالمی مالی بحران کے دوران تھی۔

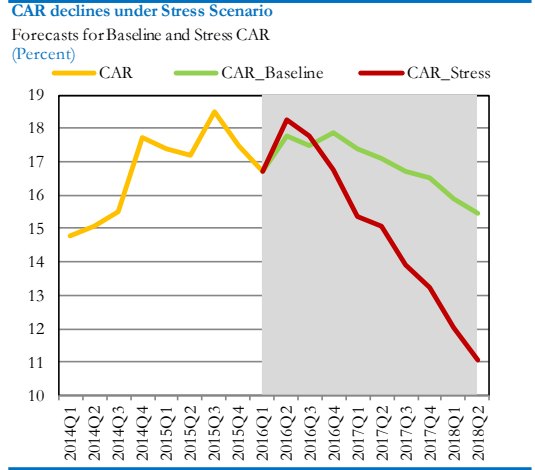
سرمایہ 15.4 فیصد تک گر سکتی ہے جو کہ اُس وقت کی مطلوبہ نشانیہ شرح

شکل 3.17: مفروضاتی منظر نامے میں متحدی تناسب بلند ہوا

Forecasts for Baseline and Stressed GNPLR

(Percent)





Source: BPRD and FSD, SBP

ثابت ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں کم از کم سرمائے کی شرائط پوری کرنے کے لیے بینکوں کو اپنا سرمایہ بڑھانے کی ضرورت ہوگی۔

عمومی جائزہ

کم شرح سود اور سرکاری قرضوں پر گرتی ہوئی یافت کے ماحول میں نظام بینکاری کی نفع آوری مستقبل میں دباؤ میں آسکتی ہے۔ اگرچہ پست تمویلین چارج، امانتوں پر سود کا کم خرچ اور نجی شعبے کے بلند یافت کے حامل قرضوں کا اجرا آمدنی پر دباؤ کو جزوی طور پر کم تو کر سکتا ہے لیکن 2016ء میں نفع آوری کی نمو میں کمی کی توقع ہے¹¹⁹۔ اس کے ساتھ ساتھ قرضوں میں اضافہ زائد سرمایہ چارج کی صورت میں اپنا اثر دکھا سکتا ہے، اور یہ صنعت کی شرح کفایت سرمایہ پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ چنانچہ بینکوں کو اپنی چلک وقت سے پہلے بڑھانے کے لیے صورتحال کا قریبی جائزہ لینے اور سرمائے کی پیداوار بڑھانے کی منصوبہ سازی کرنے کی ضرورت ہے۔

¹¹⁹ توجہی ہموار کن طریقہ کار کی بنیاد پر کی گئی پیش گوئی۔

باس 3.2: بینکوں کی آمدنی کی جانچ کا طریقہ کار

جدول 1

آمدنی کے گوشوارے کا مجموعہ خاکہ (ارب روپے)

2015ء	2014ء	2013ء	2012ء	
404	437	396	428	قرضوں پر کمایا گیا سود
545	450	361	353	سرمایہ کاری پر کمایا گیا سود
33	33	20	19	دیگر پر کمایا گیا سود
982	920	777	801	مجموع سودی آمدنی
486	505	444	461	مجموع سودی اخراجات
496	415	332	340	خالص سودی آمدنی
83	70	62	54	فیس آمدنی
330	305	268	253	آپریٹنگ اخراجات
249	181	127	141	مجموعی ساختی آمدنی
39	25	36	32	ضائع شدہ قرضوں کی تموین
7	6	3	5	دیگر ثانوی اخراجات
126	97	78	84	ٹریڈری نتائج
0.0	0.0	0.0	0.8	دیگر ثانوی آمدنی
80.0	65.9	38.6	45.8	مجموعی ثانوی آمدنی
329	247	165	187	بینکاری سرگرمیوں سے نفع / (نقصان)
0	0	0	0	غیر بینک ذیلی اداروں کے نتائج
329	247	165	187	قبل از ٹیکس نفع / (نقصان)
130	83	54	65	آکم ٹیکس
199	163	111	121	خالص نفع / (نقصان)

ماخذ: شعبہ مالی استحکام، اسٹیٹ بینک

آمدنی کا استحکام کسی ادارے کے طویل مدتی استحکام سے مضبوط تعلق رکھتا ہے۔ مختلف سرگرمیوں میں خطرات کے منقسم ہونے کی بابت بھی اس سے معلومات ملتی ہیں۔ بینکوں کی آمدنی کی جانچ کے کیوٹو (2002) کی جانب سے تجویز کردہ فریم ورک کے مطابق کسی ادارے کی آمدنی کو ساختی¹²¹ اور ثانوی ذرائع میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ خالص سودی آمدنی، فیس آمدن اور آپریٹنگ اخراجات، آمدنی اور اخراجات کے بنیادی جزو ہیں اور نفع آوری کے تعین کے لیے ساختی عناصر ہیں جبکہ شرح سود اور شرح مبادلہ کے ردوبدل سے متاثر ہونے والی تموین اور اکتشافات نفع آوری کے ثانوی عناصر سمجھے جاتے ہیں۔ کسی ادارے کا غیر ملکر آمدنی پر انحصار کرنا اس کی آمدنی کی کمزوری کی علامت ہے اور یہ اشارہ ہے کہ بینک آمدنی بڑھانے کی کوششوں میں پرخطر سرگرمیوں میں ملوث ہے۔

اس طریقہ کار کے تحت کسی بھی مالی ادارے کا روایتی نفع و نقصان کا گوشوارہ جدول 1 کی طرز پر پیش کیا جاسکتا ہے۔

اس ڈھانچے کے مطابق ہمارے بینکاری نظام کی نفع آوری خاصی مستحکم ہے، کیونکہ اس میں بنیادی کاروباری ذرائع سے آنے والا حصہ زیادہ (76 فیصد) ہے۔ ان ذرائع سے ہونیوالی آمدنی آپریٹنگ اخراجات، تموین اور ٹیکسوں کی ادائیگی اور سرمائے پر معقول آمدنی دینے کے لیے کافی ہے۔ حالانکہ ثانوی ذرائع سے آمدنی میں بھی گذشتہ برسوں میں اضافہ ہوا ہے، تاہم غیر ساختی ذرائع پر صنعت کا انحصار (24 فیصد) بہت زیادہ نہیں ہے۔

¹²⁰ کیوٹو آر ایل آر (2002)

“Framework for the assessment of bank earnings”. Bank for International Settlements, Financial Stability Institute.

¹²¹ نفع آوری کے ساختی عناصر آمدنی اور اخراجات کی وہ جزئیات ہیں جو تین شرائط پوری کرتی ہوں: یہ بینک کی آپریٹنگ سرگرمیوں سے آتے ہیں، انہیں آمدنی یا کمر آمدنی کی صورت میں، اخراجات کی صورت میں قابل تسلسل سمجھا جاسکتا ہے، جبکہ خاص طور پر ان کے بارے میں غلط بیانی نہ ہو سکتی ہو۔